قمر الہ آبادی

پیچ و خم!

قدم بڑھا تو سہی راستہ بدل تو سہی
سحر قریب ہے ظلمات سے نکل تو سہی

ابھی سفر میں ملے گا سراغِ منزل تو
بصد خلوص زمانہ کے ساتھ چل تو سہی

سحر کے نور کی کرنیں منتظر ہیں ترے
صراحیٔ لبِ مینا سے شراب اچھل تو سہی

یہ راستوں کے خم و پیچ یہ نشیب و فراز
مرے رفیق مرے ہم سفر سنبھل تو سہی!

نگارِ صبح! ترا انتظار ہے کب سے
زمیں سے تا بہ افق ناز سے مچل تو سہی

تری صدا سے ہم آہنگ ہو رہے ہیں جہاں
ابھی خیال سے اے دل ذرا بہل تو سہی!

قدم قدم پہ سیہ ناگ رہے ہیں ڈس!
بیابانِ وہم و گماں سے کہیں نکل تو سہی

([illegible])